وہ مجاہد ــ حفظ الرحمٰن

۸۲ ھ ۱۳

از جناب محمودؔ مراد آبادی - ایم اے - بی ٹی

حفظِ رحمٰن کہ تھا ہند کو بھاتا ۔ نہ رہا   اس طرح اٹھا کہ شرمندہؑ ماتا نہ رہا
تا بکے سازِ مناجات پہ گاتا ۔ نہ رہا   تا کجا نغمۂ توحید سناتا - نہ رہا
ایک عالِم کہ جہالت کو مٹاتا ۔ نہ رہا   اک مدبّر کہ رہِ راست دکھاتا ۔ نہ رہا
جس کا تھا قوم کے ہر فرد سے ناتا ۔ نہ رہا   وہ جو ہم سب کو بُرائی سے بچاتا ۔ نہ رہا
وہ کہ جو روشنیٔ حق کو بڑھاتا ۔ نہ رہا   وہ جو تاریکیٔ باطل کو مٹاتا ۔ نہ رہا
سرکشی کو جو بہر طور دباتا ۔ نہ رہا   وہ جو باغی کو وفادار بناتا ۔ نہ رہا
جو حقیقت کو سرِ مو نہ چھپاتا ۔ نہ رہا   وہ جو تقریر کی تاثیر دکھاتا ۔ نہ رہا
جو پئے مسلم و سکھ سینہ سپر تھا گم ہے   وہ جو ہندو کے لئے خون بہاتا ۔ نہ رہا
کیا وہ اربابِ فضیلت میں کسی سے کم تھا   کیا وہ بزمِ ادب و علم سجاتا ۔ نہ رہا
کوئی اردو کی حمایت کو اٹھیگا اب کیوں   وہ جو اس کے لئے آواز اٹھاتا ۔ نہ رہا
اُس نے کب درسِ اخوت میں تغافل برتا   کیا وہ پیغامِ مساوات سناتا ۔ نہ رہا
اس نے بیداریٔ انساں کے لئے کیا نہ کیا   کیا وہ خوابیدہ مسلماں کو جگاتا ۔ نہ رہا
کیوں نہ اس مردِ مجاہد کے لئے سب تڑپیں   وہ جو بیگانوں کو بھی اپنا بناتا ۔ نہ رہا
عالمِ بے بدل و رہبرِ دین و دنیا   شدّتِ غم سے یہ لکھا نہیں جاتا ۔ نہ رہا

کس سے پوچھو گے اب حالاتِ زمانہ محمودؔ
وہ جو رفتارِ مہ و سال بتاتا ۔ نہ رہا